HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

اسلامی اور انسانی تناظر میں لباس کا تصور: جسمانی و روحانی تطہیر کے پہلوؤں کا تحقیقی مطالعہ

The Concept of Clothing in Islamic and Human Perspectives: A Research Study on Physical and Spiritual Purification

Ataullah
Lecturer, Department of Islamic studies, University of Buner, ataullahyousafzai155@gmail.com

Dr. Muhammad Inam Ul Haq
Senior Lecturer, Department of Islamic Studies, Shifa Tameer-E-Millat University, Islamabad Park Road CampusEmail: inam.fssh@stmu.edu.pk

Gulam Mustafa
Lecturer, Institute of Islamic Studies, Mirpur University of Science and Technology MUST AJK

Abstract

Clothing is one of the fundamental necessities of human life, serving not only as physical protection but also as a reflection of cultural, moral, spiritual, and psychological dimensions. In both the Qur'an and the Sunnah, clothing transcends the mere act of covering the body; it symbolizes modesty, dignity, and piety. The Qur'an presents clothing in three essential aspects: as a means of concealment, as adornment, and ultimately as libās al-taqwā (the garment of piety), which signifies inner purity and spiritual refinement. The story of Prophet Adam (AS) and Hawwa (Eve) at the beginning of human history illustrates the innate human need for clothing as both physical covering and moral consciousness. From an Islamic and human perspective, clothing embodies social identity, chastity, modesty, and self-respect. In contrast, immodesty and deviation from Islamic principles of dress contribute to moral and social degradation. Psychologically, appropriate clothing enhances confidence, comfort, and aesthetic satisfaction, while in professional and communal settings it reflects discipline, responsibility, and character. In acts of worship such as prayer and pilgrimage, clothing becomes a manifestation of unity, humility, and spiritual devotion. Furthermore, the Qur'an and Sunnah emphasize the significance of clothing in the Hereafter, portraying the garments of Paradise as symbols of divine reward, honor, and eternal bliss, while the attire of Hell represents humiliation and punishment. This study concludes that clothing, in its complete Islamic and human conception, is not merely a material necessity but a means of physical purification, moral discipline, social harmony, and spiritual elevation.

Keywords: Clothing, Islam, Modesty, Piety, Spiritual Purification, Human Dignity

لباس انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات میں شامل ہے، جو نہ صرف جسمانی تحفظ فراہم کرتا ہے بلکہ تہذیبی، اخلاقی، روحانی اور نفسیاتی پہلوؤں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ قرآن و سنت میں لباس کو محض جسم ڈھانپنے کا ذریعہ قرار نہیں دیا گیا بلکہ اسے حیا، وقار اور تقویٰ کی علامت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں لباس کو ستر پوشی، زینت اور بالآخر "لباس التقویٰ" کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو انسان کے باطن کی پاکیزگی اور ایمان کی مضبوطی کا مظہر ہے۔ انسانی تاریخ کے آغاز سے ہی لباس کی ضرورت نمایاں رہی، جیسا کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے واقعے سے ظاہر ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے لباس معاشرتی و ثقافتی شناخت، عفت و عصمت، شرم و حیا اور وقار کا ذریعہ ہے۔ بے لباسی یا غیر شرعی لباس معاشرتی بگاڑ

CC BY

اور اخلاقی زوال کا سبب بنتا ہے۔ نفسیاتی طور پر لباس اعتماد، سکون اور جمالیاتی تسکین فراہم کرتا ہے جبکہ پیشہ ورانہ سطح پر یہ افراد کے کردار اور ذمہ داری کو نمایاں کرتا ہے۔ دینی اجتماعات (جیسے حج و نماز) میں لباس اتحاد اور روحانیت کا مظہر ہے۔

آخرت میں بھی لباس ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ قرآن و سنت میں جنتی لباس کو انعامِ الٰہی، عزت و توقیر اور دائمی راحت کی علامت قرار دیا گیا ہے، جبکہ جہنمی لباس کو عذاب کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ لباس صرف مادی تقاضا نہیں بلکہ انسان کی عزت، وقار، دینی وابستگی اور روحانی مقام کی مکمل نمائندگی کرتا ہے۔ لباس انسانی معاشرت کی ایک بنیادی ضرورت ہے جو نہ صرف جسم کو ڈھانپتا اور موسمی اثرات سے بچاتا ہے بلکہ انسانی وقار، عزت، تہذیب اور دینی وابستگی کا آئینہ دار بھی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ نے لباس کو ایک جامع تصور کے طور پر پیش کیا ہے جس میں ستر پوشی، زینت، تقویٰ اور باطنی طہارت سب شامل ہیں۔ انسانی تاریخ کے آغاز سے لباس کو فطری اور لازمی ضرورت کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ اسلام نے اس ضرورت کو حیاء، عفت، تقویٰ اور سماجی وقار کے اصولوں کے ساتھ مربوط کر کے لباس کو محض جسمانی ڈھانپنے کا ذریعہ نہیں بلکہ روحانی واخلاقی تربیت کا اہم پہلو بنا دیا۔

فطری و جسمانی ضرورت:

لباس انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ہے۔ انسان کی حیات اور اس کی شخصی، سماجی، اخلاقی اور روحانی پہچان میں لباس نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لباس انسان کی بنیادی جسمانی ضروریات میں شامل ہے۔ جیسے خوراک اور رہائش انسان کی بقاء کے لیے ضروری ہیں، ویسے ہی لباس بھی سردی، گرمی اور دیگر قدرتی اثرات سے بچاؤ کے لیے ناگزیر ہے۔ لباس نہ صرف جسم کو ڈھانپتا ہے بلکہ انسان کے وقار، تہذیب، تمدن اور عقائد کی بھی عکاسی کرتا ہے۔[1] لباس انسان کے جسم کو سردی، گرمی، دھوپ، گرد و غبار اور دیگر موسمی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ جسمانی تحفظ کا ذریعہ ہے اور انسانی جلد کو ماحولیاتی اثرات سے بچاتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا [2]

" اے آدم کے بیٹو! ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور (تمہارے لیے) زینت بھی ہے"

شرم وحیا اور عزتِ نفس اور تکریم انسانی کا ذریعہ:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسی لیے اُسے شعور عطا کیا کہ وہ اپنے جسم کو ڈھانپنے اور خود کو باوقار بنانے کے لیے لباس کا استعمال کرے۔ لباس انسان کے باطنی وقار کا خارجی اظہار ہے جو اس کے طرزِ فکر، سلیقہ، تہذیب اور دینی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ لباس انسان میں شرم وحیا کا مظہر ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے، اور لباس کو حیا کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ بے لباسی یا بدن کا بے جا اظہار انسانی عزتِ نفس کو مجروح کرتا ہے اور معاشرتی بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے۔[3]

معاشرتی اور ثقافتی شناخت:

لباس کسی بھی قوم کی تہذیب، ثقافت اور تمدن کی علامت ہوتا ہے۔ ہر معاشرہ، ہر ملک، ہر مذہب اور ہر قوم کا لباس اس کے مخصوص سماجی اقدار کا مظہر ہوتا ہے۔ اسلامی تہذیب کا لباس پردہ، سادگی اور شائستگی پر مبنی ہوتا ہے، جو معاشرتی پاکیزگی کو فروغ دیتا ہے۔ مغربی معاشرے میں لباس اکثر صرف زینت اور اظہارِ خودی کا ذریعہ بن چکا ہے، جبکہ اسلامی معاشرے میں یہ اخلاق و کردار کی آئینہ داری کرتا ہے۔ لباس کسی بھی قوم، علاقے یا تہذیب کی پہچان ہوتا ہے۔ ہر معاشرہ مخصوص طرزِ لباس رکھتا ہے جو اس کے اقدار، رسم و رواج اور تاریخ کا عکاس ہوتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں لباس کا ایک مخصوص معیار ہے جو پاکیزگی، سادگی اور حیاداری پر مبنی ہوتا ہے۔

دینی واخلاقی اہمیت:

لباس انسان کی زندگی میں محض ایک جسمانی ضرورت نہیں بلکہ تہذیبی، دینی، اخلاقی اور نفسیاتی اہمیت کا حامل عنصر ہے۔ اسلام میں لباس کو صرف جسم ڈھانپنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔ اسلامی لباس کے اصولوں میں ستر پوشی، سادگی، فخر و غرور سے اجتناب اور غیر مردوں و عورتوں کے سامنے بے پردگی سے پرہیز شامل ہیں۔ ایسا لباس جو بدن کو ڈھانپنے میں ناکام ہو یا فیشن و نمود کے غرض سے پہنا جائے، وہ حیا کے منافی ہوتا ہے۔ لباس انسان کی عزتِ نفس کو مجروح ہونے سے بچاتا ہے۔ خاص طور پر عورت کے لیے لباس کا مفہوم صرف زیبائش نہیں بلکہ عصمت و عفت کی علامت بھی ہے۔[4]

CC BY

نفسیاتی وجمالیاتی پہلو:

لباس انسان کی نفسیاتی کیفیت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ صاف ستھرا اور موزوں لباس انسان کو اعتماد، خوشی اور اطمینان عطا کرتا ہے۔ رنگوں اور لباس کے انداز سے شخصیت کا اظہار بھی ہوتا ہے، اور یہ انسان کی جمالیاتی حس کو تسکین دیتا ہے۔

لباس انسان کی نفسیات پر براہِ راست اثر ڈالتا ہے۔ صاف ستھرا اور موزوں لباس انسان میں یہ اعتماد پیدا کرتا ہے اور ذہنی سکون فراہم کرتا ہے۔ خوشی اور اطمینان کا باعث بنتا ہے اور حسن ذوق کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایک انسان اگر اچھا لباس پہنے تو وہ معاشرے میں وقار کے ساتھ چل سکتا ہے۔ اسی طرح رنگوں اور ڈیزائنوں کا انتخاب بھی انسان کی جمالیاتی حس کو تسکین دیتا ہے۔

پیشہ ورانہ اور سماجی کردار:

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں لباس پیشہ ورانہ شناخت بھی رکھتا ہے جیسے ڈاکٹروں، پولیس افسران، فوجیوں یا مذہبی علماء کا مخصوص لباس۔ یہ لباس افراد کو ان کے کردار کے حوالے سے پہچان دیتا ہے اور ان کے وقار میں اضافہ کرتا ہے۔ ایک مہذب، باوقار اور باحیا معاشرہ ہمیشہ لباس کے اصولوں کی قدر کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق لباس کو صرف زیبائش کا ذریعہ نہیں بلکہ عفت، پاکیزگی اور انکساری کی علامت بنایا جائے تو ایک خوشحال اور بااخلاق معاشرہ وجود میں آتا ہے۔[5]

لباس کا آغاز اور انسانی شعور:

لباس کا تعلق انسانی تاریخ کے اولین دور سے ہے۔ حضرت آدمؑ اور حضرت حواءؑ جب جنت سے زمین پر بھیجے گئے تو ان کی پہلی ضرورت لباس تھی۔ قرآن میں ارشاد ہے:

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ[6]

" پھر جب انہوں نے اس درخت کا مزہ چکھا تو ان پر ان کی شرم گاہیں ظاہر ہو گئیں اور وہ جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر اپنے آپ کو ڈھانپنے لگے۔"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ لباس انسانی فطرت میں داخل ہے اور جب انسانی عقل بیدار ہوتی ہے، تو لباس کی ضرورت خود بخود محسوس ہوتی ہے۔

لباس اور سماجی احترام و تعلقات:

انسان جب موزوں اور سلیقے سے پہنا ہوا لباس زیب تن کرتا ہے تو وہ دوسروں کی نظروں میں باعزت اور باوقار محسوس ہوتا ہے۔ یہ لباس ہی ہے جو کسی فرد کی سماجی حیثیت اور تعلقات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ شادی بیاہ، تہوار یا سوگ جیسے مواقع پر مختلف رنگ و انداز کے لباس انسان کے جذبات اور معاشرتی احترام کی ترجمانی کرتے ہیں۔[7]

انسانی تکریم و تہذیب میں لباس کی اہمیت

انسانی لباس انسانی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتا ہے جسمانی تحفظ سے لے کر روحانی پاکیزگی تک معاشرتی شناخت سے لے کر اخلاقی کردار سازی تک اور نفسیاتی سکون سے لے کر دینی تقاضوں کی تکمیل تک ہے۔ اسلام ہمیں ایسا لباس سکھاتا ہے جو ستر کو ڈھانپے، حیا کو محفوظ رکھے، فخر سے پاک ہو، اور انسان کو اللہ کی یاد دلائے۔

یہ صرف ایک مادی ضرورت نہیں، بلکہ انسانی عظمت، عزت، شائستگی اور تہذیبی شناخت کا مظہر ہے۔ قرآنِ مجید نے لباس کو انسانی تکریم اور روحانی زینت کے طور پر بیان کیا ہے۔

انسان جب مناسب، باوقار اور مہذب لباس اختیار کرتا ہے تو نہ صرف اپنی عزتِ نفس کو محفوظ رکھتا ہے بلکہ معاشرتی اور دینی وقار کا بھی حامل بن جاتا ہے۔

لباس، انسانی شرف و عزت کی علامت:

انسانی تکریم کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس کا جسم مناسب انداز میں ڈھانپا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں انسان کو لباس عطا کرنا ربِّ کریم کی نعمت قرار دیا گیا۔ یہ انسان کو زینت بخشتا ہے اور تقویٰ (باطنی طہارت) کا لباس سب سے افضل ہے۔ یہ انسانی شرف کا وہ درجہ ہے جو لباس کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

لباس تہذیب و تمدن کا آئینہ دار:

ہر قوم کا لباس اس کی تہذیب، تاریخ اور دینی پس منظر کا عکاس ہوتا ہے۔ قدیم اقوام کے لباس ان کی تمدنی ترقی کا پتا دیتے ہیں اسلامی معاشروں کا لباس سادگی، پاکیزگی، اور حیا پر مبنی ہوتا ہے مغربی معاشروں کا لباس عموماً انفرادیت پسندی اور نمود کا مظہر ہوتا ہے لہٰذا لباس انسان کی تہذیبی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے اور اسے اقوام کے درمیان ممتاز کرتا ہے۔[8]

لباس اور انسانی خودداری:

لباس، انسان کے وقار کا محافظ ہے۔ ایک باوقار لباس انسان کو خود اعتمادی عطا کرتا ہے اس کے علاوہ دوسروں کی نگاہ میں عزت دلاتا ہے شرم و حیا کا حصار مہیا کرتا ہے جب انسان بے لباسی یا عریانی کا شکار ہوتا ہے، تو اس کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے، وہ ذہنی پستی، اخلاقی انحطاط اور سماجی بے توقیری کا شکار ہو جاتا ہے۔

لباس اور روحانی تہذیب:

لباس کا اثر صرف جسم پر نہیں بلکہ روح پر بھی پڑتا ہے۔ جب انسان حیادار اور باحجاب لباس پہنتا ہے، تو وہ نگاہ، خیال اور رویے میں بھی شرافت اختیار کرتا ہے جب لباس بے حیائی پر مبنی ہو، تو فحاشی، بدنظری اور کردار کی پستی جنم لیتی ہے اسی لیے قرآن نے "لباس التقویٰ" کو سب سے اعلیٰ لباس قرار دیا۔

لباس اور سماجی اقدار:

یہ معاشرتی روابط اور سماجی آداب میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ شادی، جنازے، عبادات، مجالس اور معاشرتی تقریبات میں لباس انسان کے شعور، ادب اور وقار کا اظہار ہوتا ہے مخصوص پیشے (مثلاً عالم، قاضی، طبیب) مخصوص لباس کے ذریعے پہچانے جاتے ہیں، جو ان کی ذمہ داری اور شخصیت کو ظاہر کرتا ہے۔[9]

لباس اور نسل و قوم کی شناخت:

اسلامی تاریخ میں لباس کو امت مسلمہ کی شناخت کا ذریعہ سمجھا گیا ہے۔ خلافتِ راشدہ، خلافتِ عباسیہ، خلافتِ عثمانیہ کے دور میں مسلمانوں کا لباس ان کی تہذیب، عقیدہ اور نظام معاشرت کا آئینہ دار تھا آج بھی اگر ایک مسلمان عورت حجاب یا نقاب پہنتی ہے، یا مسلمان مرد شلوار قمیص یا عمامہ زیب تن کرتا ہے، تو وہ اپنی اسلامی شناخت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

لباس اور فکری غلامی کا خاتمہ:

موجودہ دور میں بہت سے مسلمان مغربی لباس کو ترقی کی علامت سمجھتے ہیں، جو فکری غلامی کی علامت ہے۔ اسلامی معاشرے میں لباس کو شعور، شناخت اور عزت کے طور پر دیکھا جانا چاہیے جو قومیں اپنی تہذیب و لباس کو چھوڑ دیتی ہیں، وہ شناختی بحران کا شکار ہو جاتی ہیں لہٰذا لباس کو اپنا کر ہم فکری خودمختاری اور دینی غیرت کا ثبوت دے سکتے ہیں۔[10]

لباس اور شعورِ جمال (Aesthetic Sense) کا تعلق

انسان فطرتاً خوبصورتی کو پسند کرتا ہے، اور لباس اس جمالیاتی حس کا مظہر ہے۔ مناسب رنگ، سلیقے سے پہننے کا انداز، سادگی اور صفائی انسان کے حسنِ ذوق کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں خوبصورتی کو سراہا گیا ہے، لیکن اس میں فخر، غرور اور نمود و نمائش سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔

لباس اور معاشی توازن

اسلام لباس کے حوالے سے اعتدال اور اسراف سے اجتناب کی تعلیم دیتا ہے۔ فضول خرچی، برانڈ پرستی، اور فیشن کی دوڑ ایک فرد کو معاشی دباؤ میں ڈال دیتی ہے۔ سادہ، صاف، مناسب اور باوقار لباس معاشی توازن پیدا کرتا ہے اور فرد کو "نمائش زدہ" کلچر سے بچاتا ہے۔ اسلامی تہذیب میں لباس کو عفت اور حیا کا سب سے نمایاں ذریعہ سمجھا گیا ہے۔ قرآن نے مرد و عورت دونوں کو نگاہ نیچی رکھنے اور اپنے جسم کو ڈھانپنے کا حکم دیا۔ حجاب اور پردے کے احکام دراصل معاشرتی طہارت اور انسانی وقار کی حفاظت کے ضامن ہیں۔

CC BY

لباس اور دینی اجتماعات کی علامت

حج، عمرہ، نماز، جمعہ، دینی اجتماعات وغیرہ میں لباس کا خاص کردار ہوتا ہے۔ احرام، سفید لباس، ٹوپی، عبایا، عمامہ یہ سب دینی شعور، اتحاد اور مساوات کے مظاہر ہیں۔ لباس انسان کو یاد دلاتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہے، اور ہر وقت ایک پاکیزہ شخصیت کا مظاہرہ ضروری ہے۔

لباس اور حسن معاشرت:

لباس حسنِ معاشرت کا ایک اہم عنصر ہے۔ کسی تقریب میں شریک ہونے، کسی بزرگ سے ملاقات، یا کسی ادارے میں حاضری کے وقت لباس کی مناسبت کا خیال رکھنا ادب اور سلیقہ کی علامت ہے۔ لباس کے ذریعے ہم اپنے رویہ، ذہنیت اور سنجیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جسمانی تحفظ سے لے کر روحانی پاکیزگی تک معاشرتی شناخت سے لے کر اخلاقی کردار سازی تک نفسیاتی سکون سے لے کر دینی تقاضوں کی تکمیل تک۔ اسلام ہمیں ایسا لباس سکھاتا ہے جو ستر کو ڈھانپے، حیا کو محفوظ رکھے، فخر سے پاک ہو، اور انسان کو اللہ کی یاد دلائے۔ [11]

نعمت ہائے اخروی میں لباس و پوشاک کی اہمیت و تزکار

دنیا میں لباس انسان کی جسمانی حفاظت، حیا اور زینت کا ذریعہ ہے، لیکن آخرت میں لباس صرف جسمانی نہیں بلکہ روحانی انعام، عزت، توقیر اور ابدی مقام کی علامت ہو گا۔ قرآن و سنت میں جنت کے لباس کو ربانی انعام اور مومنین کے لیے خاص اعزاز کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

جنتی لباس: انعامِ الٰہی کی علامت:

قرآن مجید میں جنت کے لباس کو نعمتوں کے طور پر ذکر کیا گیا ہے:

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ [12]

"ان (اہلِ جنت) کو وہاں سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور ان کا لباس ریشم کا ہو گا"۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ جنت میں لباس صرف جسم ڈھانپنے کا ذریعہ نہیں ہو گا بلکہ زینت، شرف اور انعام کا اظہار ہو گا۔

جنتی لباس کا مواد: خالص ریشم و سندس:

دنیا میں مردوں کے لیے ریشم پہننا ممنوع ہے، لیکن آخرت میں اہلِ جنت (مرد و عورت) کو ریشم اور سندس کے لباس دیے جائیں گے

عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ [13]

"ان (جنتیوں) پر سندس (باریک ریشم) اور استبرق (موٹے ریشم) کے سبز لباس ہوں گے"۔

یہ جنت کی لطافت، پاکیزگی، اور راحت کا مظہر ہے۔

لباسِ تقویٰ اور لباسِ ابدی کا تعلق:

قرآن نے دنیا میں لباس التقویٰ کو افضل قرار دیا۔ اور یہ لباس دراصل انسان کی باطنی طہارت، اخلاص اور ایمان کا مظہر ہے، جو آخرت میں لباسِ عزت و اکرام میں تبدیل ہو گا۔ جو دنیا میں تقویٰ اختیار کرے گا، وہ آخرت میں لباسِ عزت، نور اور جمال سے نوازا جائے گا۔ [14]

دنیا میں صبر کرنے والوں کا انعام:

دنیا میں جن مومنین نے حلال پر قناعت کی اور دنیاوی نمائش سے پرہیز کیا و حیا و پردے کا اہتمام کیا تو ان کے لیے جنت میں وہ لباسِ نور ہو گا جو ان کے صبر، حیاداری اور عاجزی کا ابدال ہو گا۔

CC BY

لباس کا تعلق جنت کی شان و شوکت سے:

جنت میں لباس صرف ریشم تک محدود نہیں، بلکہ وہاں کے لباس کبھی پرانے نہ ہوں گے اور ان کی چمک ماند نہ پڑے گیان کا رنگ، خوشبو اور نرمی غیر فانی ہوگی اور بار بار تبدیل کیے جائیں گے۔

لباس اور جنتیوں کا رتبہ:

جنت میں انسان کا لباس اس کے درجے کے مطابق ہوگا۔بلند درجات والوں کو زیادہ قیمتی و چمکدار لباس دیا جائے گا یہ لباس ان کے اعمالِ صالحہ اور اخلاص کی ظاہری نشانی ہوگی۔ جیسے دنیا میں افسر یا سربراہ کا لباس اس کی پوزیشن کا آئینہ دار ہوتا ہے، ویسے ہی جنت میں بھی لباس روحانی مقام کا عکاس ہوگا۔

لباس اور اہلِ جنت کی مجالس:

اہلِ جنت کی محافل، مجالس اور ملاقاتوں میں لباس کی زیبائش کا خاص ذکر آتا ہے۔ان لباسوں کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہوں گے اور ان لباسوں سے ان کی روحانی خوشبو اور نور ظاہر ہوگا۔ جنتی لباس کوئی محدود شے نہیں بلکہ مسلسل عطا کی جانے والی نعمت ہوگی۔[15]

لباس اور اہلِ دوزخ کا تضاد:

قرآن میں اہلِ جنت کے لباس کا ذکر ساتھ ساتھ اہلِ جہنم کے لباس کے ساتھ بھی آتا ہے تاکہ ایک موازنہ سامنے آئے:

فالذین کفروا قطعت لهم ثیاب من النار[16]

”کافروں کے لیے آگ کے لباس کاٹے جائیں گے“

یہ تقابل واضح کرتا ہے کہ لباس آخرت میں بھی نعمت یا عذاب کا سبب بن سکتا ہے۔

لباس بطورِ علامتِ طہارت :

جنتی لباس محض زیبائش نہیں بلکہ روحانی طہارت اور باطنی صفائی کی علامت ہوگا۔ دنیا میں طہارت و پاکیزگی کا خیال رکھنے والے، آخرت میں لباسِ نور سے نوازے جائیں گے۔ حدیث کے مطابق جنتی لوگ پسینہ نہیں بلکہ مشک کی خوشبو خارج کریں گے، اور ان کے لباس کبھی میلے نہ ہوں گے۔ یہ لباس دراصل باطن کی صفائی کا ظاہری اظہار ہوگا۔

لباس اور جنتی شادیاں:

قرآن و حدیث کے مطابق جنت میں اہلِ ایمان کو ازواج و حوریں عطا کی جائیں گی۔ ان خوشیوں، ملاقاتوں اور محفلوں میں خوبصورت لباس جنتی عزت کا ایک عنصر ہوگا۔ یہ لباس ازدواجی تعلق میں محبت، عزت اور جمال کا اضافہ کرے گا۔ گویا جنتی لباس صرف فرد کا نہیں بلکہ اجتماعی سکون اور جمالی تعلق کا بھی ذریعہ ہوگا۔

لباس اور جنتی ثقافت کا حصہ :

جنت ایک مکمل تہذیب اور تمدن ہوگی، جس کا لباس، زبان، رہائش، آداب اور میل جول سب پاکیزہ ہوں گے۔ جنتی لباس ثقافتِ جنّات کی علامت ہوگا۔وہاں کی محفلوں، دسترخوانوں، باغات اور اجتماعات میں ہر شخص لباسِ عزت کے ساتھ شریک ہوگا۔ یہ لباس سماجی وقار، عدل اور روحانی اتحاد کی علامت ہوگا۔

لباس اور مقربین بارگاہِ الٰہی:

قرآن میں بعض "مقربین" کا ذکر آتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے قریب ترین بندے ہوں گے۔ ان کے لباس عام جنتیوں سے زیادہ بلند مرتبہ اور پرنور ہوں گے۔ ان لباسوں کی چمک اور نزاکت اللہ کی خصوصی رضا و قرب کی علامت ہوگی۔ یہ لباس محض زینت نہیں بلکہ روحانی مقام کا آئینہ ہوگا۔[17]

لباس اور حور العین کا ہم آہنگ لباس :

CC BY

جنتی مردوں کو جو حوریں ملیں گی، ان کے لباس بھی اور خوبصورت، لطیف اور روشن ہوں گے، اور وہ ہم آہنگ لباس پہنیں گے تاکہ ازدواجی ہم آہنگی کا اعلیٰ مظہر ہو۔ یہ آراستہ لباس محبت، وقار اور ہم فکری کو بڑھانے کا ذریعہ ہوگا۔

لباس اور روحانی تغیر کا مظہر

جنت میں اہلِ ایمان کی صورتیں اور چہرے نورانی، مسکراتے اور مطمئن ہوں گے۔ ان کے لباس ان کے باطن کی روشنی سے ہم آہنگ ہوں گے۔ جنتی لباس صرف ظاہری زینت نہیں بلکہ روحانی ترقی کا عکاس ہوگا۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق لباس انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو وقار، حیاء اور پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ یہ محض جسمانی حفاظت یا زیبائش کا ذریعہ نہیں بلکہ انسانی شرف، تہذیبی شناخت اور روحانی ترقی کی علامت ہے۔ دنیا میں لباس انسان کو وقار اور عزت بخشتا ہے جبکہ آخرت میں یہ انعامِ الٰہی اور ابدی شرف کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ حقیقی کامیابی اسی میں ہے کہ انسان دنیاوی نمود و نمائش سے بچ کر لباس التقویٰ کو اختیار کرے۔

نتائج

1. لباس انسانی زندگی کی بنیادی اور فطری ضرورت ہے جو جسمانی تحفظ اور عزتِ نفس کا ضامن ہے۔
2. قرآن و سنت کے مطابق اصل لباس "لباس التقویٰ" ہے جو ایمان اور باطنی طہارت کا مظہر ہے۔
3. لباس فرد کی سماجی، تہذیبی اور دینی شناخت کا ذریعہ ہے۔
4. بے پردگی اور غیر شرعی لباس معاشرتی بگاڑ اور اخلاقی انحطاط کا باعث بنتے ہیں۔
5. جنت میں لباس انعام اور عزت کی علامت ہے جبکہ جہنم میں لباس عذاب اور ذلت کا نشان ہوگا۔

سفارشات

1. معاشرے میں لباس کے انتخاب میں اسلامی اصولوں کی پیروی کو فروغ دیا جائے۔
2. نصابِ تعلیم میں لباس اور حیا کے قرآنی و نبوی احکام شامل کیے جائیں۔
3. میڈیا اور فیشن انڈسٹری کو اخلاقی اور اسلامی اقدار کا پابند بنایا جائے۔
4. افراد کو لباس میں سادگی، وقار اور شکر گزاری کو اپنانے کی ترغیب دی جائے۔
5. معاشرتی سطح پر "لباس التقویٰ" کے تصور کو عام کرنے کے لیے دینی و علمی آگاہی مہمات چلائی جائیں۔

حوالہ جات

---

[1] ۔ محمد سلیمان، لباس کے اسلامی آداب و مسائل، ناشر اسلامی پبلی کیشنز لاہور، ص ۳۲

[2] ۔ اعراف: ۲۶

[3] ۔ عبدالرحمن اللہ دتہ الذہبی، مومن کا لباس، ناشر دارالاندلس لاہور، ص ۴۱

[4] ۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، فرنگی لباس، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، ص ۴۲

[5] ۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، پردہ، ناشر اسلامک پبلی کیشنز لاہور، ص ۳۳

[6] ۔ اعراف: ۲۲

CC BY

[7] ۔ محمد رفیق نقشبندی، لباس وحجاب: قرآن مجید کی روشنی میں، ناشر، مشربہ علم وحکمت لاہور، ص ۲۹

[8] ۔ عبد الرحمن اللہ دتہ الذہبی، مومن کا لباس، دارالاندلس لاہور، ص ۳۳

[9] ۔ حافظ ڈاکٹر محمد زبیر، چہرے کا پردہ، ناشر تنظیم اسلامی لاہور: ۲۰۰۳ء، ص ۲۲

[10] ۔ مفتی عبد الرؤف رحیمی، پردہ (نو مسلم خواتین کی نظر میں) ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ، ص ۵۶

[11] ۔ عبد الرحمن اللہ دتہ الذہبی، مومن کا لباس، دارالاندلس لاہور، ص ۷۰، ۶۹

[12] ۔ الحج: ۲۳

[13] ۔ الدہر: ۲۱

[14] ۔ ابو الحسن مبشر احمد ربانی، پردے کی شرعی حیثیت، ناشر دارالاندلس لاہور، ص ۷۸

[15] ۔ حافظ صلاح الدین یوسف، لباس وپردہ، ناشر مکتبہ دارالسلام کراچی، ص ۸۱

[16] ۔ الحج: ۱۹

[17] ۔ امام ابن تیمیہ، مسلمان عورت کا پردہ اور لباس، ناشر: الہلال ایجوکیشنل سوسائٹی، بہار، ص ۱۴

CC BY